

جناب اکرام اللہ شاہد
سابق ڈپٹی سپیکر سرحد اسمبلی

صوبہ سرحد میں نجی سودی قرضوں کے امتناع کا قانون

جمعیت علماء اسلام (س) کے ممبر صوبائی اسمبلی اکرام اللہ شاہد صاحب کا پیش کردہ بل

بڑے افسوس کی بات ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں سود کو قوانین کے ذریعے تحفظ حاصل ہے اور ان قوانین کے خاتمے کے لئے جتنی کوششیں کی گئیں وہ سرمایہ دارانہ استحصالی نظام کے علمبرداروں کی سازشوں کی وجہ سے ناکام ہو گئیں۔ ۱۹۹۱ء میں وفاقی شرعی عدالت نے سود کو تحفظ دینے والے قوانین کو شریعت سے متصادم قرار دیتے ہوئے انہیں کالعدم قرار دیا تو وفاقی حکومت اس کے خلاف اپیل میں سپریم کورٹ گئی، جس نے دسمبر ۱۹۹۹ء میں وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کو برقرار رکھا اور حکومت کو ان قوانین کے خاتمے کے لئے جون ۲۰۰۱ء تک کا وقت دیا۔ اس مدت کے اختتام پر حکومت نے مزید ایک سال کا وقت مانگا جو اسے دیا گیا اور پھر جون ۲۰۰۲ء میں یونائیٹڈ بینک کی جانب سے نظر ثانی کی درخواست پر فیصلہ سناتے ہوئے سپریم کورٹ نے نہ صرف اپنے پچھلے فیصلے کو معطل کر دیا، بلکہ وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کو بھی معطل کرتے ہوئے کیس از سر نو وفاقی شرعی عدالت کے پاس بھیج دیا۔ تا حال اس کیس کی باقاعدہ سماعت شروع نہیں ہو سکی۔

طرفہ تماشایہ ہے کہ پاکستان کی اسلامی مملکت میں بینکوں کے علاوہ نجی سطح پر افراد کو بھی سود پر قرضے دینے کی اجازت تھی اور اس کو مغربی پاکستان پرائیویٹ منی لینڈرز آرڈی نینس ۱۹۶۰ء کے تحت تحفظ دیا گیا۔ مغربی پاکستان کے ون یونٹ کے اختتام پر یہ قانون چاروں صوبوں میں رائج رہا اور صوبہ سرحد میں اسے ”صوبہ سرحد پرائیویٹ منی لینڈرز آرڈی نینس ۱۹۶۰ء“ کا نام دیا گیا۔ جیسا کہ عام طور پر دیکھا جاتا ہے نجی سودی قرضوں نے غریب عوام کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے، اور ان سودی قرضوں میں جکڑے ہوئے غریب اور بے بس لوگ اپنا سب کچھ لٹا کر بھی قرضہ ادا نہیں کر پاتے۔ بینکوں اور دیگر مالیاتی اداروں سے متعلق سودی قوانین کے خاتمے کے سلسلے میں یہ عذر پیش کیا جاتا رہا ہے کہ اس سلسلے میں بہت زیادہ کام کی ضرورت ہے، اور عوامی رائے دہندگان کے رائے چاہئے، لیکن ان کا معاملہ عدالت میں زیر

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ سعادت صوبائی اسمبلی صوبہ سرحد میں جمعیت علمائے اسلام (سمج الحق گروپ) کے تمہارکن، سابق ڈپٹی اسپیکر جناب اکرام اللہ شاہد صاحب کو حاصل ہوئی کہ انہوں نے نجی سودی قرضوں پر پابندی اور اس فعل کے مرتکب کو سزا دینے کے لئے اکتوبر ۲۰۰۵ء میں ایک بل صوبائی اسمبلی میں پرائیویٹ ممبر بل کے طور پر پیش کیا۔ اس بل پر محکمہ قانون، محکمہ خزانہ اور محکمہ داخلہ نے تقریباً دو سال غور و خوض کیا اور بالآخر جناب اکرام اللہ شاہد کی طویل جدوجہد اور سخت محنت کے بعد یہ بل جون ۲۰۰۷ء میں اسمبلی میں پیش ہوا۔ ۲ جولائی ۲۰۰۷ء کو اس بل پر اسمبلی میں بحث ہوئی اور حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے مختلف اراکین نے اس کی شتوں پر اظہار خیال کیا۔

اس سلسلے میں نہایت خوش آئند امر یہ ہے کہ یہ بل اسمبلی کے تمام اراکین کے اتفاق رائے سے منظور کیا گیا اور اس کی مخالفت میں ایک ووٹ بھی نہیں پڑا۔ فالحمداً للہ علی ذلک! اس کے بعد یہ بل اسمبلی کے قواعد اور آئین کے تقاضوں کے مطابق گورنر صوبہ سرحد کو بھیجا گیا جنہوں نے ۳۱ جولائی ۲۰۰۷ء کو اس بل پر دستخط کر دیے۔ گورنر کے دستخطوں کے بعد اب یہ بل قانون بن گیا ہے۔ اس قانون کی چند اہم خصوصیات یہ ہیں:

اس قانون میں صراحۃً سود خوری کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ جنگ قرار دیا گیا ہے۔ پاکستان میں پہلی دفعہ کسی قانون کے متن میں یہ تصریح کی گئی ہے۔ اسی طرح پہلی دفعہ کسی قانون میں شریعت کے اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ”سود“ کی تعریف پیش کی گئی ہے، جو یوں ہے:

”سود“ کے مفہوم میں قرض کے طور پر دیے جانے والے اصل زر پر لیا جانے والا ہر طرح کا چھوٹا یا بڑا اضافہ شامل ہے، قطع نظر اس سے کہ قرض تجارتی غرض سے دیا گیا ہو یا کسی اور غرض سے، چاہے اس اضافے کو سود کے طور پر عائد یا وصول کیا جاتا ہو یا نہیں۔“

اس قانون کے تحت سود پر قرضے دینے کا جرم ناقابل ضمانت اور ناقابل صلح ہے، یعنی سود خور مقررہ کو ذرا دھما کر یا دیگر ذرائع سے صلح پر مجبور کرے تب بھی اس کی سزا معطل نہیں ہو سکے گی۔ اس قانون کے بعد سودی قرضے کا معاملہ سود خور اور مقررہ کا نجی معاملہ نہیں رہا، بلکہ ریاست اور معاشرے کے خلاف جرم بن گیا ہے۔

اسی طرح مقررہ چاہے خوف کی وجہ سے مقدمہ دائر نہ کر سکتا ہو، یا ایف آئی آر نہ کوا سکتا ہو، پولیس از خود کاروائی کر کے سود خور کو گرفتار کر کے عدالت میں پیش کر سکتی ہے اور اس سلسلے میں اسے پہلے عدالت سے وارنٹ حاصل کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ اس قانون کے تحت سود خوری قابل دست اندازی پولیس جرم ہے۔

اس قانون کے تحت سود خوری کی سزا پانچ سال تک قید اور پانچ لاکھ روپے تک جرمانہ ہے۔ نیز اس قانون کو دیگر قوانین پر بالا دست حیثیت بھی دی گئی ہے، چنانچہ اس قانون کے دیگر قوانین کے ساتھ تصادم کی صورت میں اسی قانون

کی دفعات پر عمل کیا جائے گا۔

وطن عزیز سے سود کی لعنت کے خاتمے کے لئے صحیح سمت میں پہلا قدم اٹھانے پر ہم جناب اکرام اللہ شاہد اور دیگر اراکین اسمبلی کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی قبول کرے اور ان کو جزائے خیر دے۔ آمین!

ذیل میں اس قانون کا متن قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

قانون کا متن

شمال مغربی سرحدی صوبہ نجی سودی قرضوں کے امتناع کا قانون مجریہ ۲۰۰۷ء

ہر گاہ کہ شریعت اسلامی نے قرضوں پر سود کی وصولی کو قطعی اور صریح الفاظ میں حرام قرار دیا ہے اور اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ جنگ قرار دیا ہے۔

اور ہر گاہ کہ دستور پاکستان کے تحت ضروری قرار دیا گیا ہے کہ اس قسم کے اقدامات اٹھائے جائیں کہ پاکستان کے مسلمان انفرادی اور اجتماعی سطح پر اسلام کے بنیادی تصورات اور قواعد و اصول کے تحت زندگی بسر کر سکیں اور وہ قرآن و سنت کے مطابق زندگی کا مفہوم سمجھنے کے قابل ہو سکیں۔

اور ہر گاہ کہ یہ قرین مصلحت ہے کہ صوبہ سرحد میں نجی سطح پر سودی قرضے دیے جانے کے عمل کا سد باب کیا جائے اس لئے حسب ذیل قانون سازی کی جاتی ہے:

لہذا درج ذیل قانون کا نفاذ کیا جاتا ہے:

دفعہ ۱: مختصر عنوان، وسعت اور آغاز:

(۱) اس قانون کو ”شمال مغربی سرحدی صوبہ نجی سودی قرضوں کے امتناع کا قانون ۲۰۰۷ء“ کہا جائے گا۔

(۲) اس کا اطلاق پورے شمال مغربی سرحدی صوبے پر ہوگا۔

(۳) یہ فوری طور پر نافذ العمل ہوگا۔

دفعہ ۲: تعریفات:

قانون ہذا میں جب تک کہ سیاق و سباق سے اس کے برعکس مستطد نہ ہو، مندرجہ ذیل اصطلاحات کا وہ مفہوم

ہوگا جو یہاں بیان کیا جاتا ہے، یعنی

© rasailojaraid.com

”محکمہ“ سے مراد شمال مغربی سرحدی صوبہ کی حکومت ہے۔

(۲) ”صوبے“ سے مراد شمال مغربی سرحدی صوبہ ہے۔

(۳) ”مقرر کردہ“ سے مراد قانون ہذا کے تحت وضع کیے گئے قواعد ہیں۔

(۴) ”نجی سودی قرضے دینے والا“ وہ شخص ہے جو سود پر رقم قرض دیتا ہے، لیکن اس کے مفہوم میں وہ ادارے شامل نہیں ہیں جنہیں وفاقی یا صوبائی حکومت نے بطور بینک یا مالیاتی کارپوریشن یا کوآپریٹو سوسائٹی کے طور پر شخص عطا کیا ہو۔

(۵) ”سود“ کے مفہوم میں قرض کے طور پر دیے جانے والے اصل زر پر لیا جانے والا ہر طرح کا چھوٹا یا بڑا اضافہ شامل ہے، قطع نظر اس سے کہ قرض تجارتی غرض سے دیا گیا ہو یا کسی اور غرض سے، چاہے اس اضافے کو سود کے طور پر عائد یا وصول کیا جاتا ہو یا نہیں۔

دفعہ ۳: نجی سودی قرضوں کی ممانعت

صوبے میں کسی شخص کو انفرادی یا اجتماعی طور پر نجی سودی قرضے دینے کی اجازت نہیں ہوگی۔

دفعہ ۴: جرم ناقابل ضمانت اور ناقابل صلح قانون ہذا کی خلاف ورزی ناقابل ضمانت اور ناقابل رضی نامہ جرم ہے
دفعہ ۵: قابل دست اندازی پولیس جرم قانون ہذا کی دفعہ ۳ کی خلاف ورزی مجموعہ ضابطہ فوجداری مجریہ ۱۸۹۸ء (Act V of 1898) کی دفعہ ۴(۱) کے مفہوم کے مطابق قابل دست اندازی پولیس جرم ہے۔

دفعہ ۶: سزا دفعہ ۳ کی خلاف ورزی کے مرتکب شخص کو دس سال تک قید یا پانچ لاکھ روپے تک جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں سنائی جائیں گی۔

دفعہ ۷: قواعد قانون ہذا کے مقاصد کے حصول کے لئے حکومت قواعد وضع کر سکے گی۔

دفعہ ۸: تنسیخ شمال مغربی سرحدی صوبہ منی انڈر آرڈی نینس (W.P. XXIV of 1960) قانون ہذا کے ذریعے اس حد تک منسوخ کیا جاتا ہے جہاں تک وہ قانون ہذا کے ساتھ متصادم ہو۔

دفعہ ۹: بالائے حثیت رائج الوقت کسی بھی دوسرے قانون کے علی الرغم قانون ہذا کے مضامین نافذ العمل ہونگے۔

پیش کنندہ: اکرام اللہ شاہد ایم پی اے

سابق ڈپٹی سپیکر سرحد اسمبلی

خط و کتابت کرتے وقت اپنے خبری نامہ کا حوالہ ضرور دیجئے۔